میں جلد آنے والا ہوں آمین اے خداوند یسوع آ مکاشفہ ۲۲: ۲۰

رسالہ
ہدایت المتقین
درباره آمد ثانی

از قلم

پادری بوٹا مل مبشر انجیل امریکن مشن چکوال ضلع جہلم

جسکو

مصنف نے امریکن مشن چکوال سے

شائع کیا

منوہر الیکٹرک پریس سرگودھا بلاک ج میں باہتمام لالہ منوہر لعل دودا پرنٹر چھپی

بار اول [illegible] — تعداد ایک ہزار — قیمت ۱

اطلاع

رسالہ نجات نجات کی آمد کے دوسرے باب کی مناسب ترمیم اور مزید وضاحت اور اضافہ کے بعد وہ سارا بیان ہدایت المہتدین کے نام سے شائع کیا گیا ہے۔ اور اس رسالہ کے پہلے باب کی ساری باتوں اور مضامین کو رسالہ فضیلت مسیح اور مسیح موعود کے مضامین میں شامل کیا گیا ہے۔ آئندہ سے رسالہ نجات دہندہ کی آمد کا آئندہ کوئی علیحدہ ایڈیشن شائع نہیں ہوگا۔ رسالہ ہدایت المہتدین میں خصوصاً مسیح کی آمد ثانی پر مدلل اور وسیع بحث کر کے مخالف مسیح کی روح کو شکست و پشیمان اور پریشان کر دیا گیا ہے۔

انجیل شریف کے مشرح حوالوں اور اقتباسات سے آمد ثانی کی بحث کو ہمیشہ کے لئے ختم کیا گیا ہے۔

ہدایت المہتدین نے قادیانی خدا کے سارے الہام اور اس کی تمام بنیادوں کو ہلا دیا ہے۔ اور مرزائیت کے ڈھول کا پول ظاہر کر کے مخالف مسیح کے سارے کارخانے کو آگ لگا دی ہے۔

یہ ایک تازہ تصنیف ہے۔ ہر مسیحی اور غیر مسیحی کے لئے یکساں مفید ہے [illegible] اس رسالہ کو غور سے پڑھیں۔

خادم
[illegible]

تمہید

مسیحی مذہب دو عظیم الشان واقعات کا اظہار ہے۔ اول، اور رفیع الشان واقعہ دنیا کی تاریخ میں یہ ہے کہ یسوع مسیح خداوند جو جلالی بادشاہ ہے۔ اس دنیا میں آیا۔ اس کا تجسم اور تعلیم اور فوق الفطرت کام اور صلیبی موت اور قیامت اور مبارک صعود اس موعود کی پہلی آمد کے تاریخی عنصر ہیں۔ اور انجیل شریف کے پہلے چار صحیفوں میں ان سب باتوں کا مفصل بیان پایا جاتا ہے۔

دوسرا واقعہ مسیح موعود کی آمد ثانی ہے جس کا عجیب انتظار مسیحی دنیا کے علاوہ دیگر مذاہب تمام بنی نوع انسان کی امیدوں اور آرزوؤں میں بھی نظر آتا ہے۔ یہ جلالی واقعہ سب چیزوں کی بحالی کا وقت۔ تازگی کا دن اور آخری وقت اور خدا کا جلالی دن اور خدا کا ظہور اور مسیح کی آمد کا روز اور خداوند کا دن کہلاتا ہے۔ یہی حساب کا دن اور روز جزا ہے۔ متی ۲۵ : ۱۹-۴۰۔ اعمال ۱۷ : ۳۱۔

اس دن خدا راستی سے سب قوموں کی عدالت یسوع مسیح کی معرفت کرے گا۔ زبور ۹ : ۸۔ مسیح کی آمد کا انتظار بائبل شریف کی نبوتوں کے علاوہ دیگر مذاہب کی روایات اور ان کے اعتقادات اور آئندہ دنیوی امن اور امیدوں کی تکمیل کی حقیقت کا اظہار اور تعبیر کی آواز ہے۔ دنیا میں ہر زمانہ اس انتظار میں بیقراری کا طوفان مچا رہا اور اس بے قراری کے باعث بہت دفعہ گندم نما جو فروشی کا بازار گرم رہا اور بہتوں کو دجل و فریب اور حیلہ بازیوں کا موقعہ مل گیا۔ اور انہوں نے اپنی فریب کاریوں اور حیلہ بازیوں سے بنی نوع انسان کی آنکھوں میں دھول ڈالنے کی ہر ممکن

کوشش کی۔ اور ہر ممکن چال اور چالاکی سے اپنے دجل اور فریب کو فروغ دیا مگر
ان کے خضاب کی رنگت تھوڑے ہی دنوں میں اتر گئی۔ اور دنیا ان کی چالوں اور
فریبوں سے جلد واقف ہو گئی۔ یسوع مسیح کی پہلی آمد کے قریب بھی ملک فلسطین میں
کسی تھیوداس اور اس کے بعد یہوداہ جلیلی نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا
اور بہت سے لوگوں کو اپنے ساتھ ملا کر فتنہ اور فساد کی آگ بھڑکا دی۔ اور
یہودیوں اور رومیوں کے تعلقات کو ناخوشگوار بنانے اور ملکی اور سیاسی امن میں
خلل کا موجب قرار دیئے جانے کے بعد دونوں مفسد یکے بعد دیگرے موت کے گھاٹ
اتارے گئے۔ اور جتنے لوگ ان کی شرارت میں شامل ہوئے۔ وہ سب تتر بتر
اور پراگندہ ہو گئے۔ اعمال ۵: ۳۶-۳۷۔ یہودی قوم کی آس اور امید کا
انحصار مسیح کی آمد پر ہے۔ دیکھو ۳: ۲-۴۔ یہودی لوگ ہر زمانہ میں اپنے
مسیح کی آمد کے انتظار میں بے قرار تو ہیں۔ مگر بائبل شریف کی نبوتوں کے صحیح مطالب
سے علمائے بنی اسرائیل اکثر غلط فہمی کا شکار رہے ہیں۔ اور اس کی بڑی وجہ ان کا
بے جا تعصب اور غیروں سے حسد اور ان کی خود نمائی اور خود پسندی تھی اور
وحی آسمانی کے صحیح مطالب اور منشاء اور معنوں کے سمجھنے میں وہ بہت ہی
قاصر رہے۔ کیونکہ وہ لوگ کتب مقدسہ کی بجائے اپنے آبا و اجداد کی روایات
اور احادیث کو زیادہ پسند کرتے اور ان کے پابند رہتے تھے۔ اور ہمیشہ اندھی
تقلید کے عادی اور محض لکیر کے فقیر بنے رہے۔

توریت اور دیگر کتب آسمانی میں مسیح موعود کی آمد اول اور ظہور ثانی کا جدا
جدا بیان ہے۔ اور بعض نبوتوں میں ایک ہی جگہ اس کی ہر دو آمد کا اعلانیہ بیان

ہے۔ دیکھو یسعیاہ ۹: ۵-۶۔ آمد اول میں اس کے تجسم کا مقصد اور کفارہ کی
موت کا تذکرہ ہے۔ اور آمد ثانی میں اس کی جلالی حکومت اور مقدسوں کی نجات
کو کامل کرنے کا بیان ہے۔ فارسیوں اور یونانیوں کی ماتحتی کے بعد یہودی قوم رومیوں
کی حکومت اور غلامی سے نہایت ناخوش اور ان کی ناقابل برداشت پابندیوں
اور ناجائز اور ناروا احکام سے بہت بیزار اور سخت لاچار تھے۔ ان دنوں وہ لوگ
کسی ایسے مسیح کے منتظر اور مشتاق تھے۔ جو جلد آکر ان کو رومی حکومت سے آزاد
کرکے مطلق العنان سلطنت کا مالک بنا دے۔ وہ ایسے بے قرار تھے کہ مسیح کے
ایک معجزہ میں اس کی قدرت کے قائل ہو کر اس کو زبردستی اپنا بادشاہ بنانے لگے۔
یوحنا ۶: ۱۴-۱۶۔

اس جلالی بادشاہت کی تیاری کے لئے مسیح کا بڑا کام یعنی کفارہ کی موت
ہنوز ہونے والی تھی جس کے بعد اس کا جلال میں داخل ہونا ضرور تھا لوقا ۲۴: ۲۶
اس لئے یسوع ناصری قصداً اس موقعہ کو ٹال گئے۔ یوحنا ۶: ۱۵۔ جب مسیح
خداوند نے اپنے پیروں کو یہ کہا۔ کہ لومڑیوں کے بھٹ اور پرندوں کے لئے
گھونسلے ہیں مگر ابن آدم کے لئے دنیا میں سر دھرنے کی جگہ نہیں لوقا ۹: ۵۸
تو وہ لوگ یہ سمجھے کہ یہ آدمی ہمارے لئے کیا کر سکتا ہے۔ اس لئے انہوں نے اپنے
مسیح کو رد کر دیا۔ اور رومی گورنر پیلاطس کی عدالت میں پکار پکار کر کہنے لگے
کہ قیصر کے سوا ہمارا کوئی بادشاہ نہیں۔ اگر یہودی لوگ کتب آسمانی کے صحیح مطالب
اور منشا اور نبوتوں کی غائیت اور غرض اور حقیقی معنوں کو سمجھنے کی کوشش کرتے۔
تو برگشتگی سے بچ جاتے۔ اس قوم کی موجودہ تباہ اور خستہ حالی میں بھی ان کا

صیہونی یروشلم تعریف کے قابل ہے۔ اُن کا ایمان ہے۔ کہ کسی دن وہ ملک موعود میں جہاں کا آباؤ اور موروثی ملک ہے پھر آباد ہونگے۔ اور وہاں امن کی صورت میں بیٹھینگے۔ اور داؤد کا تخت یروشلم میں قائم ہوگا۔ اور مسیح ابن داؤد اُن پر سدا حکمران رہیگا۔ یوحنا ۱۲: ۳۴۔ ۵۔ اور اُس کی سلطنت ابدی سلطنت ہوگی۔ یسعیاہ ۹: ۷۔ دانیال ۷: ۱۴۔ اسی امید پر آج تک یہودی امت دُنیا میں زندہ ہے۔ اور اسرائیلی اقبال اور عالمگیر بادشاہت کے منتظر اور مشتاق بیٹھے ہیں۔

ہندو مذہب کے اعتقادات اور خیالات میں ایک عظیم الشان ہستی کا بھی انتظار اور اقرار پایا جاتا ہے۔ وہ اُس کو الوہیت کا مجسم اوتار مانتے ہیں۔ اور اس کے ظہور کے زمانے کو ست یگ اور امن و سلامتی کا زمانہ کہتے ہیں۔ اس لئے سناتن دھرم والے ہندو مُرلی منوہر کرشن جی کی بانسری سننے کے مشتاق اور منتظر ہیں۔ وہ بھی اس بات کے منتظر ہیں۔ کہ اوتار کلکی کرشن جی کے طفیل پاپ اور ادھرم ختم ہونے والا ہے۔ اور دُنیا میں امن اور سلامتی اور سچائی اور دینداری کا دور قریب ہے۔ قرآن اور احادیث محمدیہ کا بڑا ذخیرہ مسیح ابن مریم کی آمد ثانی نیز قیامت اور آخری عدالت کا سارا معاملہ محمدی ایمان کی رُو سے بھی مسیح کی دوسری آمد سے ہی تعلق رکھتا ہے۔ اسی اعتقاد کی آڑ میں مرزا غلام احمد قادیانی نے بھی مثیل مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا۔ اور دُنیا بھر کے مسلمانوں کو بڑے تپاک سے دعوت دی۔ کہ ابن مریم کے ذکر کو چھوڑ دو۔ اس سے بہتر غلام احمد ہے۔ مسیح ناصری کے مثیل بننے کے علاوہ مرزا قادیانی نے یسوع مسیح

ناصری کی تضحیک اور توہین اور تحقیر کرتے ہیں۔ سابقہ زمانوں کے مخالفانِ مسیح اور سابقہ ملحدوں اور بے دینوں کے بکار ڈرامات کرتے ہیں۔ اسی سبب ملکی اور بیرونی دنیا کی وجہ سے ساری دُنیا کے مسلمانوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کو دجالی مفتری اور کذاب اور دشمن اسلام قرار دے کر اُسے دائرہ اسلام سے خارج کر دیا۔ اور سب مسلمانوں نے متفق ہو کر قادیانی مہدی کے خلاف فتوے دیکر اس حقیقت کا علانیہ اقرار کیا۔ کہ مسیح آسمان پر زندہ ہے۔ اور اس کی آمد قریب قیامت حقیقی اور یقینی ہے۔ اور دُنیا کے سارے مسلمانوں نے اس اعتقاد کی تائید میں دفتر کے دفتر لکھ رکھے ہیں۔ دُنیا کے تمام مسیحی آسمان کی طرف نظریں اٹھائے ہوئے ہیں۔ اعمال ۱: ۱۱۔ مسیح کی آمد کے انتظار میں بے قرار ہیں۔ بعض مسیحیوں نے تو اس کی آمد کے ایام اور سالوں کی تقرری کی تاویلیں بھی کی ہیں۔ اور بڑی بے صبری سے ان سالوں اور دنوں کی انتظاری میں بیٹھے ہیں۔ لیکن چونکہ اس دن اور اس گھڑی کو کوئی نہیں جانتا۔ اس لئے اس قسم کے قیاسے اور حساب لگانا نادانی کی بات ہے۔

مسیح کی آمد ثانی ایک حقیقت ہے۔ اور اس حقیقت کے انکار سے انسانی امیدوں اور روحانی آرزوؤں کا سارا شیرازہ بکھر جاتا ہے۔ اور مذہب بے جان اور بے معنی رہ جاتا ہے۔ اور گنہگار کی تمام آس اور امید ٹوٹ جاتی ہے۔ اور انسان ناامیدی کے دشت میں بھٹک کر دہریت کے بحرِ بے کنار میں غوطے کھاتا پھرتا ہے۔

اس رسالہ میں مسیح کی آمد ثانی کے متعلق تمام شبہات اور غلط فہمیوں کا ازالہ

کردیا گیا ہے اور انسان کے دل میں جس چیز کی تڑپ ہے اور جس نعمت کیلئے
وہ ترس رہا ہے۔ اور جس روحانی پیاس کے لئے وہ پیاسی ہرنی کی طرح جو
میٹھے چشموں کی مشتاق ہے بے قرار ہے۔ پاک نوشتوں کی روشنی میں اُس
کا بے نقاب اظہار کیا گیا ہے۔ اور نام اس رسالہ کا ہدائیت الممترین رکھا
گیا۔ ہماری دعا ہے کہ خدا اس رسالہ کے وسیلے بہتوں کو مسیح کی آمد ثانی
کے انتظار کی صحیح سمجھ اور معرفت بخشے۔ آمین۔

خادم
بوٹا مل از چکوال

ہدائیت الممترین

باب اوّل

نبوتیں دربارہ آمد ثانی

اوّل کتب سماویہ سابقہ میں: کتب سماویہ سابقہ سے مراد توریت الزبور
اور کتب الانبیاء ہے۔ جو ۳۹ صحیفوں کا الہامی مجموعہ ہے۔ یہ سارا الہامی سلسلہ
اسرائیلی نبیوں اور نہائیت مقدس اور برگزیدہ ہستیوں کی معرفت عبرانی زبان
میں لکھا گیا۔ مسیحی اصطلاح میں اس کا نام عہد عتیق بھی ہے جس میں خدا نے
پاک نبیوں کی معرفت جو دنیا کے شروع سے ہوتے آئے اس بات کا اظہار بھی
کردیا۔ کہ مسیح موعود کی پہلی آمد کے مقصد کی تکمیل کے بعد اس کا جلال میں داخل ہونا اور
اس کی آمد ثانی میں ابلیس کی قدرت اور اختیار کا ختم ہو جانا اور مقدسوں کی نجات کا
کامل کرنا اور ابدی سلطنت کا وارث ہونا ضرور ہے۔ ۱ پطرس ۱: ۱۰-۱۱۔ یہوداہ ۱۴، ۱۵
کتب مقدسہ میں بعض جگہ ایک ہی وقت میں پہلی اور دوسری آمد کا یکے بعد دیگرے
بیان ملتا ہے جیسا یسعیاہ نے لکھا ہے کہ ہمارے لئے ایک لڑکا تولد ہوتا ہے۔
اور ہم کو ایک بیٹا بخشا گیا ہے۔ بس یہاں تک صرف مسیح کی پہلی آمد کا تعلق ہے
اور پھر سلطنت اس کے کندھے پر ہوگی۔ یہ دوسری آمد کی پیشینگوئی ہے
یسعیاہ ۹: ۶-۷ و ۱۱: ۱-۱۰۔ اس کشف کا یہ انوکھا طرز نہائیت قابل غور ہے

اور جو لوگ سمجھ کے ساتھ بائبل کی کتابوں کا مطالعہ نہیں کرتے۔ وہ اُن یہودیوں
کی طرح ہیں جو ظاہر پر نظر کرنے کے باعث ہولناک گمراہی کا شکار ہو کر
مسیح کے منکر اور اس سے منحرف ہیں۔ مسیح کی آمدِ ثانی کے متعلق کتبِ مقدسہ
سابقہ کا مختصر بیان بہ تفصیل ذیل ہے۔ ملاحظہ ہو

(۱) دنیا کی سب قومیں اس کے پاس فراہم ہونگی۔ اور وہ لوہے کے عصا سے
اُن پر حکومت کرے گا۔ دیکھو زبور ۴۹: ۱۰-۱۱۔ زبور ۲: ۸۔ زبور ۱۱
و زبور ۴۵۔

(۲) اس کی سلطنت کے اقبال اور سلامتی کی انتہا نہ ہوگی۔ وہ داؤد کے
تخت پر اور اس کی مملکت پر آج سے لیکر ابد تک بندوبست کریگا۔
اور عدالت اور صداقت سے اُسے قیام بخشیگا۔ رب الافواج کی
غیوری یہ کریگی۔ یسعیاہ ۹: ۷۔

(۳) اس کے پاس ایک بادشاہت ہوگی۔ اور وہ سب مقدسوں سمیت اُن پر حکمران
ہوگا۔ دانیال ۷: ۱۳-۱۴۔ میں نے رات کو رویاؤں کے وسیلے دیکھا اور کیا
دیکھتا ہوں کہ ایک شخص ابنِ آدم کی مانند آسمان کے بادلوں کے ساتھ آیا۔ اور قدیم الایام
تک پہنچا۔ وہ اُسے اس کے آگے لائے۔ اور تسلط اور حشمت اور سلطنت اُسے دی
گئی۔ تاکہ سب قومیں اور اُمتیں اور مختلف زبان بولنے والے اس کی خدمت گزاری کریں
اس کی سلطنت ابدی سلطنت ہے۔ جو جاتی نہ رہیگی۔ اور اُس کی مملکت
ایسی جو زائل نہ ہوگی۔ اور اُس کے ساتھ مقدس لوگ بھی سلطنت کے وارث
ہونگے۔ اور ابدالآباد اس سلطنت کے مالک رہیں گے۔ دانیال ۷: ۱۸ و ۲۷۔

(۴) دنیا کی تمام بادشاہتیں اس کی بادشاہت میں داخل ہونگی۔ اور دنیا
کی ہر طرف سے لوگ آئیں گے۔ اور شاہ اسرائیل کو سجدہ کریں گے۔ اور وہ
قوموں کو صلح کا مژدہ دیگا۔ اور اس کی سلطنت سمندر سے سمندر تک اور
دریا سے زمین کی انتہا تک ہوگی۔ زکریاہ ۹: ۱۰۔ اے خداوند ساری قومیں
جنہیں تو نے خلق کیا آئینگی اور تیرے نام کی بزرگی کرینگی۔ زبور ۸۶: ۹۔
زبور ۷۲: ۸-۱۴۔

(۵) اس کا تخت یروشلم میں ہوگا۔ اور وہ عدالت اور صداقت سے سلطنت کرے گا۔
دیکھو وہ دن آتے ہیں۔ خداوند کہتا ہے۔ کہ میں داؤد کیلئے صداقت کی ایک
شاخ پیدا کرونگا اور ایک بادشاہ بادشاہی کریگا۔ اور اقبالمند ہوگا۔ اور عدالت
اور صداقت زمین پر کرے گا۔ اور اس کے دنوں میں یہوداہ نجات پائیگا اور
اسرائیل سلامتی سے سکونت کریگا۔ اور اس کا نام یہ رکھا جائیگا خداوند
ہماری صداقت۔ یرمیاہ ۲۳: ۵-۶۔

(۶) یروشلم کی ہیکل اس وقت از سرِ نو تعمیر ہوگی۔ اور خداوند کا جلال اس میں
نمودار ہوگا۔ حزقیال ۴۰: ۴۳ و ۴۸: ۲-۵

(۷) اس کی آرامگاہ جلالی ہوگی۔ اور ویرانہ نرگس کی مانند شگفتہ ہوگا۔
یسعیاہ ۳۵: ۱-۳

(۸) وہ آکر کھوئے ہوئے اسرائیلیوں کو بحال کریگا۔ اور ان کو دائمی صورت
میں ملک موعود کا وارث بنائیگا۔ ہوسیع ۳: ۴-۵

(۹) وہ آکر دنیا میں حقیقی امن اور سلامتی قائم کریگا۔ اور جنگ و جدال کا ہمیشہ

کے لئے قائم کرے گا۔ یسعیاہ ۱۱: ۱-۹ و میکاہ ۴: ۱-۲ و یسعیاہ ۲: ۱-۴

اس وقت بھیڑیا برّے کے ساتھ رہیگا۔ اور چیتا حلوان کے ساتھ بیٹھیگا اور بچھڑا اور شیر بچہ اور پلا ہوا بیل مل جل کر رہیں گے اور ننھا بچہ اُن کی پیشروی کریگا۔ اور گائے اور ریچھنی مل کر چریں گی۔ اُن کے بچے ملے جلے بیٹھیں گے۔ شیر ببر بیل کی طرح بھوسا کھائیگا اور دودھ پیتا بچہ سانپ کے بل پاس کھیلیگا۔ اور وہ لڑکا جس کا دودھ چھڑایا گیا۔ ...... ناگ کی بانبی میں ہاتھ ڈالے گا۔ وہ میرے مقدس کوہ کی سب اطراف میں کسی کو دُکھ نہ دیں گے۔ کیونکہ جس طرح پانی سے سمندر بھرا ہوا ہے اسی طرح زمین خداوند کے عرفان سے معمور ہوگی۔

(۱۰) وہ خدا کے دشمن اور ہر قسم کی بدی اور ناراستی اور گناہ کے شخص یعنی دجال کو جس وقت وہ حشمت اور اقبال میں محو اور مست ہو کر ایمانداروں کو دُکھ دینے میں مشغول ہوگا۔ اپنی قدرت کے ہاتھ سے نیست اور تباہ اور ہلاک کرے گا۔ دانیال ۱۱: ۳۵-۴۵

(۱۱) اس کی مبارک آمد میں آسمان اور زمین اور سمندر خوشی سے للکاریں گے کیونکہ وہ صداقت سے جہان کی اور اپنی سچائی سے لوگوں کی عدالت کرے گا۔ زبور ۹۶: ۱۱-۱۳

(۱۲) وہ آکر ایک ایسی بادشاہت کی ابتدا کریگا جو تا ابد نیست نہ ہوگی اور وہ بادشاہت کبھی بھی غیروں کے قبضے میں نہ پڑے گی۔ اور وہی تا ابد قائم رہیگی۔ دانیال ۲: ۴۴

(۱۳) اس کی مبارک آمد میں خداوند کے گھر کا پہاڑ پہاڑوں کی چوٹی پر قائم کیا جائیگا

اور ٹیلوں سے بلند ہوگا۔ اور سب قومیں وہاں پہنچیں گی۔ بلکہ بہت سی اُمتیں آئیں گی اور کہیں گی آؤ۔ خداوند کے پہاڑ پر چڑھیں یعقوب کے خدا کے گھر میں داخل ہوں۔ اور وہ اپنی راہیں ہم کو بتائیگا۔ اور ہم اس کے راستوں پر چلیں گے۔ کیونکہ شریعت صیہون سے اور خداوند کا کلام یروشلم سے صادر ہوگا۔ یسعیاہ ۲: ۱-۳۔

دوئم کتب عہد جدید میں: عہد جدید سے مراد انجیل مقدس کے سب پاک نوشتے ہیں جو مقدس حواریوں کی معرفت مبارک مسیح کے بعد روح القدس کی تحریک سے قلمبند ہوتے یہ الہامی مجموعہ ۲۷ صحیفوں پر مشتمل ہے جو توریت اور دیگر نبیوں کی کتب آسمانی کی الہامی تاویل اور تفسیر ہے۔ جو بیان ان پاک نوشتوں میں مسیح خداوند کی جلالی آمد کا پایا جاتا ہے۔ وہ حقیقی ہے۔ اور صاف صاف فرمایا گیا ہے۔ کہ مسیح ناصری کی دوسری آمد یقینی اور اچانک ہوگی۔ اور جو لوگ مسیح کی آمد ثانی کے لئے تیار اور بیدار نہ ہونگے۔ وہ دائمی ہلاکت کی سزا پائیں گے۔ مسیح خداوند کی آمد ثانی کا تفصیلاً بیان غور سے پڑھیں۔

(۱) ابن آدم اپنے جلال میں آئیگا۔ اور سب فرشتے اس کے ساتھ ہوں گے تو وہ اُس وقت اپنے جلال کے تخت پر بیٹھیگا اور سب دُنیا کی عدالت کرے گا۔ متی ۲۵: ۳۱ - یہوداہ ۱۴ آیت۔

(۲) وہ بڑی دھوم دھام سے آئیگا اور مُردے اُس کی آواز سے جی اُٹھینگے
یوحنا ۵: ۲۸ - ۱ تھسلنیکیوں ۴: ۱۶

(۳) وہ آکر اپنے سب مقدسوں کو اپنے ساتھ لیگا۔ یوحنا ۱۴: ۲-۳ - ۱ تھسلنیکیوں ۴: ۱۳-۱۶

(۴) وہ بھڑکتی ہوئی آگ میں آسمان کے بادلوں پر قدرت اور جلال کے ساتھ آئیگا۔ اور نرسنگے کی بڑی آواز کے ساتھ اپنے فرشتوں کو بھیجیگا۔ اور وہ اس کے برگزیدوں کو چاروں طرف سے آسمان کے اِس سرے سے اُس سرے تک جمع کریں گے۔ متی ۲۴: ۳۰-۳۱۔

(۵) اُس کی آمد حقیقی ہوگی۔ مماثلت اور مجاز کا اشارہ تک بھی مسیح کی آمد ثانی میں نہیں ہے یعنی یسوع جو تمہارے پاس سے آسمان پر اُٹھایا گیا ہے۔ اُسی طرح پھر آئیگا جس طرح تم نے اُسے آسمان پر جاتے دیکھا ہے اعمال ۱: ۱۱۔

(۶) اُس کی آمد کسی کونے میں نہ ہوگی بلکہ اس کی جلالی آمد کے وقت ہر ایک آنکھ اُسے دیکھے گی۔ اور جن لوگوں نے اس کو صلیب دی وہ بھی اُسے دیکھیں گے۔ اور زمین کے سارے قبیلے اس کے سبب سے چھاتی پیٹیں گے مکاشفہ ۱: ۷۔

(۷) سب قومیں اس کے حضور حاضر کی جائیں گی تاکہ وہ سبھوں کی عدالت کرے۔ متی ۱۳: ۴۰-۴۳۔ متی ۲۵: ۳۲-۴۶

(۸) اس کی آمد ثانی میں اس کے لوگ اس کے ساتھ بادشاہت کریں گے۔ متی ۱۹: ۲۸۔ لوقا ۲۲: ۲۸-۳۰۔

(۹) وہ دُلہا کی مانند آئیگا۔ اور جو لوگ اس کے منتظر اور مشتاق ہیں وہ کامل تیاری کے ساتھ اس کے استقبال کو نکلیں گے۔ اور اس کی جلالی خوشی میں اس کے ساتھ شامل ہونگے۔ مگر سست اور نام کے مسیحیوں کا حشر نہایت ہولناک ہوگا۔ متی ۲۵: ۱-۱۳

(۱۰) ہم میں سے ہر ایک اس کو اپنا اپنا حساب دیگا۔ اور اپنی محنتوں اور خدمتوں کا اجر اور انعام شاباش کے ساتھ پائیں گے مگر سست اور لاپرواہ ہلاک ہونگے۔ متی ۲۵: ۱۴-۳۰۔ رومیوں ۱۴: ۱۲ و ۲ قرن ۵: ۱۰۔

(۱۱) وہ آکر سب ایمانداروں کو دُنیا اور اس کی ساری آزمائشوں اور مصیبتوں سے نجات دیگا۔ اور گناہ اور اس کی نجاست سے پاک کرکے اپنے جلال کی صورت پر بنا دیگا۔ فلپیوں ۳: ۲۰-۲۱۔

(۱۲) اس کی جلالی آمد دجال اور تمام شرارت کی قوتوں کی تباہی اور ہلاکت کا باعث ہوگی۔ وہ دجال کو اپنی آمد کی تجلی اور منہ کی پھونک سے ہلاک اور نیست کریگا۔ ۲ تھسلنیکیوں ۲: ۸۔ اور دجال کے سارے لشکر اور ان سب نافرمان لوگوں سے جو اس کی انجیل کو نہیں مانتے بدلہ لیگا۔ ۲ تھسلنیکیوں ۱: ۷-۹۔ اور اس کے حکم اور اختیار سے ابلیس اور اس کے ساتھی آگ اور گندھک کے جلتے ہوئے [illegible] میں جھونک دیئے جائیں گے مکاشفہ ۲۰: ۱۰۔ اور وہ رات دن ابد الآباد عذاب میں رہیں گے۔

(۱۳) مسیح خداوند کی مبارک اور جلالی آمد سے اس موجودہ اور خراب جہان کی بود و باش اور شکل بالکل بدل جائیگی۔ اور نئے آسمان اور زمین کا دور چلیگا۔ اور اس دور جدید میں راستی اور سلامتی اور بے جنگ کا راج ہوگا۔ ۲ پطرس ۳: ۸-۱۳۔ پس توبہ کرو۔ اور رجوع لاؤ۔ تاکہ تمہارے گناہ مٹائے جائیں۔ اور اس طرح خداوند کے حضور سے تازگی کے دن آئیں۔ اور وہ اس مسیح کو جو تمہارے واسطے مقرر ہوا ہے یعنی یسوع کو بھیجے۔ ضرور ہے کہ وہ آسمان میں اُس وقت تک

ہے جب تک کہ وہ سب چیزیں بحال نہ کی جائیں جن کا ذکر خدا نے اپنے پاک نبیوں کی زبانی کیا ہے۔ جو دنیا کے شروع سے ہوتے آئے ہیں۔ اعمال ۳: ۲۰-۲۱۔

باب دوم

مسیح کی آمدِ ثانی کا وقت

اُن وقتوں اور میعادوں کا جاننا جنہیں باپ نے اپنے ہی اختیار میں رکھا ہے تمہارا کام نہیں۔ اعمال ۱: ۷۔ مسیح خداوند نے اپنی صلیبی موت سے پیشتر ہی اپنے شاگردوں کو اپنی دوسری آمد کے متعلق ایک عجیب تمثیل سے سمجھا دیا کہ وہ دن اچانک آ جائیگا۔ اس نے بڑی صفائی کے ساتھ ارشاد فرمایا کہ جاگتے رہو۔ کیونکہ تم نہ اُس دن کو جانتے ہو۔ اور نہ اُس گھڑی کو۔ متی ۲۵: ۱۳ بلکہ جس گھڑی تمہیں گمان بھی نہ ہوگا ابنِ آدم آ جائیگا۔ متی ۲۴: ۴۲-۴۴ ایسا ہی آپ نے صعود فرماتے وقت اپنے شاگردوں سے یہ کلام کیا۔ کہ اُن وقتوں اور میعادوں کا جاننا جنہیں باپ نے اپنے ہی اختیار میں رکھا ہے۔ تمہارا کام نہیں ہے۔ اور اس کے مقدس حواریوں نے بھی اپنے نوشتوں میں رُوح القدس کی تحریک سے اُس کی مبارک آمد کا ان الفاظ میں اظہار کیا۔ کہ خداوند کا دن اس طرح آنے والا ہے جس طرح رات کو چور آتا ہے جس وقت لوگ کہتے ہونگے۔ کہ سلامتی اور امن ہے۔ اس وقت اُن پر اس طرح ناگہاں ہلاکت آئیگی۔ جس طرح حاملہ کو درد لگتے ہیں۔ ۱-تھسلنیکیوں ۵: ۲-۳

اور جیسا نوح کے دنوں میں ہوا۔ ویسا ہی ابنِ آدم کے آنے کے وقت ہوگا اور جب تک طوفان آ کر اُن سب کو بہا نہ لے گیا۔ اُن کو خبر نہ ہوئی۔ اسی طرح ابنِ آدم کا آنا ہوگا۔ متی ۲۴: ۳۷-۳۹

مسیح خداوند کی آمدِ ثانی کے متعلق اس موقعہ پر ایک نہایت ضروری سوال قابلِ غور ہے یعنی خداوند نے کیوں اپنے مبارک اور جلالی ظہور کے وقت کو سالوں اور دنوں کے حساب کے مطابق نہیں بتلایا۔ آخر اس پوشیدہ راز کی کیا غرض تھی؟

اوّل اس لئے کہ مسیح کی آمدِ ثانی اس کی کلیسیا کے اختیار میں نہیں بلکہ صرف انجیل کی بشارت کا پیغام کلیسیا کی ذمہ واری میں ہے۔ اور جب تک ہر ملک [illegible] برّاعظم [illegible] تب تک فرض ہے کہ وہ آسمان [illegible] متی ۲۴: ۱۴- اعمال ۳: ۲۱- مرقس ۱۶: ۱۵- مکاشفہ ۱۴: ۶-۷۔ اس لئے اس کے خدمت گذار بندوں کو اس فرض کے ادا کرنے میں ہمہ تن مصروف رہنا چاہیے۔ اور اپنے تن من اور دھن کو انجیلی بشارت کے مذبح پر قربان کر دینا حقیقی ایمان کا ثبوت ہے۔

دوم اس لئے کہ مسیح خداوند کی آمدِ ثانی کے قریب جن مصیبتوں اور [illegible] کا ذکر خود حضور نے اپنی زبانِ مبارک سے فرمایا۔ جو ہر ایماندار کی آزمائش کے لئے وارد ہونے والی ہیں۔ جو غیر معمولی اور ناقابلِ برداشت حوادث اُن دنوں میں واقع ہونگے۔ اس وقت وہ دن برگزیدوں کی خاطر گھٹائے بھی جائیں گے۔ متی ۲۴: ۲۲-

سوم اس لئے کہ پوشیدہ باتیں خداوند ہمارے خدا کے ذمہ ہیں۔ مگر جو ظاہر کی گئی ہیں۔ ان کا یقین کرنا ہی ایمانداری ہے۔ استثنا ۲۹: ۲۹۔ ایسے

الٰہی راز اور حقائق کے قبل از وقت پوشیدہ رکھنے میں خدا کی کامل حکمت اور اس کے فضل اور رحمت اور محبت کا اظہار پایا جاتا ہے مثلاً اگر انسان کو اپنی موت کے دن اور گھڑی سے آگاہ کیا جاتا تو یہ بات اس کے حق میں ہرگز مفید نہ ہوتی۔ وہ ضرور بعید مایوس اور بے چینی کی حالت میں رہتا۔ اور اس کی چند روزہ زندگی کے سب دن غم و ہراس میں گذرتے۔ اور انسان کی زندگی کا لطف اور شادمانی کا نام و نشان نہ ہوتا۔ اور انسان قصداً اپنے فرائض منصبی سے لاپرواہ ہو کر ہزاروں خرابیوں اور نقصانات کا مرتکب بنا رہتا۔ خدا کا شکر ہو کہ اس نے انسان کو ایسی حالت میں رہنے نہیں دیا۔ بلکہ اس کی ساری خوشیوں کے سامان پیدا کر کے موت کے خوف کو بھلا رکھا ہے۔ اور موت کی صرف یاد دی ہے۔ مگر پھر بھی انسان کو اس بات کا یقین کامل ہے کہ موت ہر دانے پر جس جگہ رہی ہے۔ اور انسان کا حشر ایک دن ہونا ہی ہے۔ اور کسی انسان کو ایسا کہنے کی دلیری اور جرأت نہیں کہ وہ کہہ سکے کہ وہ موت کے پنجہ سے بچ نکلیگا۔ اسی طرح مسیح کی آمد ثانی کے متعلق نشانات اور علامات کا ذکر تو کلام الٰہی میں بڑی وضاحت کے ساتھ آیا ہے۔ مگر سال اور ماہ اور دن اور گھڑی کا پتہ نہیں ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو ایمانداروں کی خدمات اور فرائض کے انتظام میں سخت گڑبڑی اور خرابی کا طوفان مچا رہتا۔ لوگ ضرور سب کچھ ترک کر کے محض انتظار میں بیٹھ رہتے۔ اور یہ بات مسیح کے اس قول کے خلاف ہے۔ کہ ابن آدم کا آنا ایسے وقت میں ہوگا جب سب لوگ روزمرہ کے معمولی کاروبار میں مصروف و مشغول ہونگے۔ متی ۲۴: ۴۰-۴۱۔ اور مبارک ہے وہ نوکر جو اپنے مالک کی آمد کے وقت مقررہ خدمات میں مصروف پایا جائے۔ متی ۲۴: ۴۵-۴۷

مسیح کی آمد ثانی کے سال اور ماہ اور دن اور گھڑی کے علم کا نہ ہونا اس بات کی دلیل نہیں کہ مسیح کی دوسری آمد ایک وہمی تصور ہے۔ اور نیز اس زندگی میں انسان کا علم ناقص اور عقل محدود ہے۔ اور الٰہی حقائق اور آئندہ ہونے والی حقیقتیں فوق الفہم ہیں۔ اور نہ ہی علم اور یقین کا ایک وقت اتفاق ممکن ہے۔ مسیح کی آمد ثانی کے علاوہ بہت سی اور باتیں بھی ہماری سمجھ اور ادراک سے بلند اور بالا ہیں جن کا انکار کسی صورت میں بھی جائز نہیں۔ خدا کی کامل پہچان اور اس کی کائنات کا علم تو درکنار انسان تو اپنی ہستی سے بھی پورا پورا واقف نہیں ہے۔ مسیح کی دوسری آمد اور مردوں کی قیامت اور روح کی بقا کا معاملہ بھی ایسا ہی ہے۔ اور کسی کو معلوم بھی نہ ہوگا کہ وہ کب آ جائیگا۔ مکاشفہ ۳:۳

ایک امریکن کسان

ولیم ملر صاحب نے ۱۸۳۱ء میں دانیال نبی کی کتاب کی تفسیر لکھتے وقت مسیح کی آمد ثانی کا وقت ۱۸۴۳ء مقرر کر دیا۔ اس بات کا یقین کر کے بہتوں نے اپنے مال و جائداد کو بیچ دیا۔ اور مسیح کا انتظار کرنے لگے۔ وہ سال گذر گیا لیکن ان کی امیدیں پوری نہ ہوئیں۔ اس قیاس غلط کا انجام بہتوں کے لئے نقصان اور ٹھوکر کا باعث ہوا۔ اور بہت لوگ مسیح کی آمد ثانی کے انتظار میں بہت دیر بیٹھے۔ اور ان کے دلوں سے خداوند مسیح کی آمد ثانی کا اعتقاد اٹھ گیا اور بعض بے ایمانی کا بھی شکار ہو گئے۔

سال ۱۹۳۳ء کے ماہ جون میں ایک اور خبر اخباروں میں آئی کہ ۱۰ جون ۱۹۳۳ء کے روز قیامت ہونیوالی ہے۔ اور اس دن مسیح کا ظہور آسمان سے ہوگا۔

اس خبر کا دینے والا کوئی شہر لنڈن کا فرشتہ تھا۔ اور ولیم ملر کی رُوح کا اوتار
تھا۔ وہی خبر سے غیر مسیحی دنیا میں شور مچ گیا۔ اور مسیح خداوند کے مخالفوں کو مسیحیت
پر ضحکہ اڑانے کا موقعہ مل گیا۔ چونکہ اس دن اور گھڑی کو کوئی نہیں جانتا۔
اور نہ ہی انسان کو ایسا علم دیا گیا ہے۔ اور خدا ہی اس دن اور گھڑی کو
جانتا ہے۔ اسلئے خاص تاریخیں مقرر کرنا سخت نادانی کی بات ہے۔ اور مسیح
کی آمد ثانی کی تشکیک اور توہین محض ہے۔ مسیح کی آمد یقینی ہے۔ اور اس
کے آثار نمودار ہوتے ہیں تب۔ اس کے متعلق قیاس آرائی کی شورشیں محض دھوکہ اور
شرارت اور اس مبارک امید اور صحیح اعتقاد کی تحقیر اور تشکیک ہے۔ ہمارے
خیال میں تاریخیں مقرر کرنا اور مثیل مسیح کے سوانگ بھرنا ابلیس کے کارنامے
ہیں۔ شیطان کی ان چالوں اور فریب کاریوں اور دغابازیوں سے مسیحی
کلیسیا کو ہوشیار رہنا چاہیئے۔

باب سوم

مسیح کی آمد ثانی کے نشانات

مسیح خداوند کی آمد ثانی کی علامات اور نشانات حوالہ قرطاس کرنے سے
پیشتر اس امر کا اظہار نہایت ضروری ہے۔ کہ جس مسیح کی آمد کا انتظار مسیحی دنیا
کو اس کے صعود کے دن سے چلا آتا ہے۔ جو اپنی قوم کے سرداروں کے ہاتھ
سے مصلوب ہوا۔ اور کتاب مقدس کے مطابق تیسرے دن مُردوں میں سے
جی اٹھا۔ اور ایک بڑی جماعت کے سامنے آسمان پر اٹھایا گیا۔ وہی دوبارہ
اس دنیا میں آنیوالا ہے یا وہ کسی اور رنگ میں انسانی طریقہ تولید کے طور پر

زمین سے کسی عورت کے بطن سے پیدا ہونے والا ہے۔ یا کیا وہ خود ہی دنیا
میں آئیگا۔ یا اس کے نام سے کسی مثیل مسیح میں اس کی آمد ثانی کا مقصد انجام
پائیگا۔ اس سوال کا صحیح جواب پاک نوشتوں میں الہام کے متن میں موجود
ہے۔ اور خود مسیح مصلوب اور مقرب فرشتوں اور مقدس حواریوں کی معرفت دیا
جا چکا ہے۔ غور سے پڑھو۔ کیا لکھا ہے:۔ اور اس وقت ابن آدم کا نشان
آسمان پر دکھائی دیگا۔ اور اس وقت زمین کی ساری قومیں چھاتی پیٹینگی۔ اور
ابن آدم کو بڑی قدرت اور جلال کے ساتھ آسمان کے بادلوں پر آتے
دیکھینگی۔ متی ۲۴ : ۳۰۔ جب ابن آدم اپنے جلال میں آئیگا۔ اور سب فرشتے
اس کے ساتھ آئینگے۔ تو اس وقت وہ اپنے جلال کے تخت پر بیٹھیگا۔ متی
۲۵ : ۳۱۔ اگر میں جا کر تمہارے لئے جگہ تیار کروں تو پھر آکر تمہیں اپنے ساتھ
لے لونگا۔ تاکہ جہاں میں ہوں۔ تم بھی ہو۔ یوحنا ۱۴ : ۳۔ اے گلیلی مردو۔
تم کیوں کھڑے آسمان کی طرف دیکھتے ہو۔ یہی یسوع جو تمہارے پاس سے
آسمان پر اٹھایا گیا ہے۔ اسی طرح پھر آئیگا جس طرح تم نے اسے آسمان پر جاتے
دیکھا ہے۔ اعمال ۱ : ۱۱۔ دیکھو وہ بادلوں کے ساتھ آنے والا ہے۔ مکاشفہ ۱ : ۷
میں جلد آنیوالا ہوں۔ مکاشفہ ۳ : ۱۱۔ ضرور ہے کہ وہ آسمان میں اس وقت تک
رہے جب تک کہ وہ سب چیزیں بحال نہ کی جاویں۔ جن کا ذکر خدا نے
اپنے پاک نبیوں کی زبانی کیا ہے۔ جو دنیا کے شروع سے ہوتے آئے ہیں۔
اعمال ۳ : ۲۱۔ مگر ہمارا وطن آسمان پر ہے۔ اور ہم ایک منجی یعنی خداوند یسوع مسیح
کے وہاں سے آنے کے انتظار میں ہیں۔ فلپیوں ۳ : ۲۰۔ عالم بالا کی چیزوں کی

تلاش میں رہو جہاں مسیح موجود ہے۔ اور خدا کی دہنی طرف بیٹھا ہے۔ کلسیون ۳ : ۱ - ۲۔ کیونکہ خداوند خود آسمان سے اُتر آئیگا۔ اس وقت للکار اور مقرب فرشتے کی آواز سنائی دیگی۔ اور خدا کا نرسنگا پھونکا جائیگا۔ ا تھسلنیکیوں ۴ : ۱۶۔ خداوند یسوع مسیح اپنے قوی فرشتوں کے ساتھ بھڑکتی ہوئی آگ میں آسمان سے ظاہر ہوگا۔ اور جو خدا کو نہیں پہچانتے۔ اور ہمارے خداوند یسوع کی انجیل کو نہیں مانتے۔ اُن سے بدلا لیگا۔ ۲ تھسلنیکیوں ۱ : ۷ - ۸

پاک نوشتوں کی اس تشریح اور وحی آسمانی کی اس گواہی سے اظہر من الشمس ہے۔ کہ مسیح موعود کا ظہور حقیقی ہے۔ اور وہ آسمان پر سے بڑی حشمت اور جلال کی حالت میں نزول فرمانے والا ہے۔ اور کسی مثیل مسیح کو امر اصلی اور مصلوب مسیح کی جگہ دینی نہایت کفر اور بے ایمانی ہے۔ ہاں بہت سے جھوٹے مسیح اور گندم نما جو فروشوں کا ظہور سچے مسیح ناصری کی جلالی آمد سے پیشتر ممکن قرار دیا گیا ہے۔ متی ۲۴ : ۵ و ۲۴۔ لوقا ۲۱ : ۸۔ مرقس ۱۳ : ۶ - ۲۲۔ اور یہ بھی سچ ہے کہ اس قسم کے دجل مثیل مسیح اور گندم نما جو فروشوں کا دکھاوا حقیقی اور جلالی مسیح کی آمد سے پہلے یکے بعد دیگر آنے کا دن لگا رہیگا جیسا لکھا ہے کہ بہتیرے میرے نام سے آئیں گے۔ اور کہیں گے کہ میں مسیح ہوں۔ اور بہت سے لوگوں کو گمراہ کریں گے۔ متی ۲۴ : ۵ - ۲۴۔ اور ان سب فتنہ انگیزیوں کے بعد مسیح خداوند کا نشان آسمان پر دکھائی دے گا اور لوگ اُسے بڑی قدرت اور جلال کے ساتھ آسمان کے بادلوں پر آتے دیکھیں گے۔ اور فرشتے بھی اُس کے حکم اور حضوری میں صف آرا ہونگے۔ متی ۲۴ : ۳۰ ، ۳۱

نشانات

پہلا نشان: جھوٹے مسیح اور انبیاء کذاب کا ظہور۔ دیکھو متی ۲۴ : ۵ - ۱۱ - ۲۴۔ مرقس ۱۳ : ۶ - ۲۱ - ۲۲۔ بہتیرے میرے نام سے آئیں گے اور کہیں گے کہ وہ میں ہی ہوں۔ اور بہتوں کو گمراہ کریں گے۔ اور برگزیدوں پر بھی ہاتھ صاف کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں گے اور بڑے بڑے حیرت انگیز کارناموں سے دُنیا کے دین اور ایمان پر چھاپہ ماریں گے اور کسی حد تک اپنی کامیابی پر فاخر ہو کر گھمنڈ کی باتوں سے جھوٹے نوشتے سنائیں گے۔ یہ حیرت انگیز پیشگوئی انجیل کی صداقت کی آفتاب نما دلیل ہے۔ ایسے جھوٹے رسول اور دغا بازی سے کام کرنے والے مقدس حواریوں کی عین حیات ہی میں آن کھڑے ہوئے۔ دیکھو ۲ کرنتھیوں ۱۱ : ۱۳۔ ایسے بھیڑیوں سے ایمانداروں کو ہمیشہ ہوشیار رہنا چاہیئے۔ ایسے لوگ دُنیا کے دین و ایمان پر چھاپہ مارنے میں نور کے فرزندوں سے زیادہ ہوشیار ہیں۔ اور مذہب کی فضا میں گندگی اور بدبو پھیلانے اور بنی نوع انسان میں بے چینی اور نفاق پیدا کرنے میں جگت اُستاد ہیں۔ اور پاک نوشتوں میں ان سب شرارت کی رُوحوں کو دجال لعین کی برادری میں شمار کیا گیا ہے۔ اور ان کا حشر ان کے کاموں کے موافق اُس وقت ہوگا جس وقت خداوند مسیح اپنے قوی فرشتوں کے ساتھ آتشی جلال میں آسمان سے ظاہر ہوگا۔ وہ خداوند کے چہرے اور اُسکی قدرت کے جلال سے دُور ہو کر ابدی ہلاکت کی سزا پائیں گے۔ اور اس کی جلالی آمد میں وہ سخت مایوس اور متحیر ہونگے۔ ۲ تھسلنیکیوں ۲ : ۷ - ۱۰۔ اس زمانے میں یہ پیشگوئی مرزا غلام احمد قادیانی پر لفظ بلفظ صادق آئی ہے۔ اور عنقریب ساری ہی دُنیا میں یہ مشہور ہو گیا ہے۔ کہ مرزا قادیانی دجال کی آمد کا ہراول ہے۔ اور اُس

نقلی مسیح کی فرضی نبوت سے سارے ہندوستان کی فضا خراب ہو گئی ہے۔ اور
مرزائیت کے طوفان بدتمیزی نے سارے ملک کی ہر شریف اور قابل عزت ہستی
کی تحقیر اور توہین کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ اور تمام ہندوستان کا مذہبی امن
خطرے میں پڑ گیا ہے۔

دوسرا نشان۔ بے دینی اور بدعتوں کا نمود۔ بے دینی کے بڑھ
جانے سے بہتیروں کی محبت ٹھنڈی پڑ جائیگی۔ متی ۲۴ : ۸۔ بے دینی اور
ہلاک کرنے والی بدعتوں کا نمود اور ایمانداروں میں محبت کی کمی اور نفاق اور
روحانی باتوں میں لاپرواہی اور عیش پرستی اور ریاکاری کی گرم بازاری بھی آخری
دنوں اور مسیح کی آمد ثانی کے قریبی آثار ہیں۔ جیسا مسیح خداوند کا اپنا قول ہے کہ
بے دینی اور بے ایمانی کی بڑھتی بھی قرب قیامت کا نشان ہے۔ اور بڑی تاکید اور
روح کے جوش سے مقدس پولس نے ایمانداروں کو اسی برگشتگی کی خبر دی ہے
۲ تھسلنیکیوں ۲ : ۲-۳۔ یہ سمجھ کر کہ خداوند کا دن آ پہنچا ہے تمہاری عقل دفعتہً
پریشان نہ ہو جائے اور نہ تم گھبراؤ۔ کسی طرح سے کسی کے فریب میں نہ آنا۔ کیونکہ وہ
دن نہیں آئیگا جب تک پہلے برگشتگی نہ ہو۔ یوں تو ہر زمانے میں حق پرستی اور
راستی کے خلاف ناراستی اور باطل پرستی کی جنگ رہی ہے۔ اور ایمانداروں کو
بدعتوں اور بے ایمانوں سے بڑا نقصان پہنچا ہے۔ اور بد ذاتی بازی اور بے دینی کی
رزمگاہ میں سارے کو آنچ نہیں لگ سکی۔ اور کلیسیا اندرونی اور بیرونی خطروں میں
گھری رہی اور ہر قسم کی تکلیف اور مصائب کی غیر معمولی برداشت کرتی رہی۔
اور سارے زمانوں کے بدعتی اور بے ایمان لوگ دینداری کی صورت میں خدا کی

قدرت کے منکر اور مسیح سے منحرف رہے ہیں ۲ تمطاؤس ۳ : ۱-۶۔ اور ایسے لوگوں نے
کلیسیا کے اتحاد کو سخت صدمہ پہنچایا۔ اور کلیسیا کے ٹکڑے ٹکڑے کرنے میں ہر
ممکن چال اور چالاکی کی۔ مگر موجودہ زمانے کی بیدینی اور بے ایمانی اور بدعتوں نے گذشتہ
سب زمانوں کے ریکارڈ مات کر رکھے ہیں۔ یہ وہی زمانہ ہے جس کی خبر پاک نوشتوں
میں دیجا چکی ہے۔ آخیر زمانے میں برے دن آئیں گے اور آدمی خود غرض زردوست
شیخی باز مغرور بدگو۔ ماں باپ کے نافرمان ناشکر۔ ناپاک طبعی محبت سے خالی سنگدل
تہمت لگانے والے بے ضبط تند مزاج نیکی کے دشمن دغاباز ڈھیٹھ گھمنڈ کرنے والے خدا
کی نسبت عیش و عشرت کو زیادہ دوست رکھنے والے ہونگے۔ وہ دینداری کی وضع
تو رکھیں گے مگر اس کے اثر کو قبول نہ کریں گے ۲ تمطاؤس ۳ : ۱-۵ و ۲ پطرس ۲ : ۱-۳
انہوں ہی کے سبب سے راہ حق کی بدنامی ہو گی ایسے لوگوں کی ہلاکت سوتی نہیں ان
کا دل لالچ کا مشتاق ہے۔ پاک نوشتوں کی ان نبوتوں کے مطابق دنیا میں ایسی
حالت آخری زمانے کی علامت ہے۔ اس وقت مغربی دنیا جس پر صدیوں مسیحیت
کو ناز رہا کس قدر مسیحیت کی شان کو گھٹا رہی ہے۔ اور ان کے سبب سے راہ حق
کی بدنامی ہو رہی ہے۔ اور بہتیرے مسیح کے دشمنوں کو مسیح کی مخالفت کا موقع دے
رہے ہیں ایسے سب بدعتی اور بیدین مسیح کی جلالی آمد میں کڑوے دانے کی طرح جلانے
کیلئے خدا کی کلیسیا سے برطرف کئے جائیں گے۔ متی ۱۳ : ۳۰-۴۱۔ اور اس کی
جلالی آمد کی تجلی کی تاب نہ لا کر دجالی لشکروں کے ساتھ ابدی ہلاکت کی سزا اٹھائیں گے
اس وقت تو وہ بڑے گھمنڈ سے کہتے ہیں کہ اس کے آنیکا وعدہ کہاں ۲ پطرس
۳ : ۴ مگر ان کی ہلاکت نزدیک ہے۔ اور ان کے دروازوں پر دستک دے رہی ہے

اور مسیح کی آمد کے جلال کا جرس جگا رہی ہے - ۲ پطرس ۲ باب -

تیسرا نشان ۔ غیر معمولی حوادث :۔ دنیا میں ہیبت ناک اور ہولناک واقعات بھی مسیح خداوند کی آمدِ ثانی کے قریبی آثار ہیں ۔ ان حادثوں میں جنگ و جدال کال مری بھونچال اور مختلف وبائیں اور نظامِ شمسی کا درہم برہم ہونا اور سماوی قوتوں میں انقلابِ عظیم ان حادثوں کے عنصر قرار دیئے گئے ہیں ۔ جیسا کہ لکھا ہے کہ تم لڑائیاں اور لڑائیوں کی افواہیں سنو گے ۔ قوم پر قوم اور بادشاہت پر بادشاہت چڑھائی کرے گی اور جگہ جگہ کال پڑیں گے اور بھونچال آئیں گے ۔ اور بیدین اور بے ایمان ایمانداروں کو حد درجہ دُکھ دینگے ۔ اور ستائینگے اور خدا کے لوگ شیطان کے لوگوں کے ہاتھ سے قتل کر دیئے جائیں گے ۔ ان دنوں میں حاملہ اور دودھ پلانے والی عورتوں کی حالت زیادہ افسوسناک ہوگی ۔ متی ۲۴ : ۷ - ۱۰ - ۱۹ ۔ اور فوراً ان دنوں کی مصیبت کے بعد سورج تاریک ہو جائیگا ۔ اور چاند اپنی روشنی نہ دیگا ۔ اور ستارے آسمان سے گرینگے اور آسمانی قوتیں ہلائی جائینگی ۔ اس وقت ابنِ آدم کا نشان آسمان پر دکھائی دے گا ۔ متی ۲۴ : ۲۹ - ۳۰

چوتھا نشان ۔ انجیلی بشارت کی عالمگیری :۔ اور بادشاہت کی اس خوشخبری کی منادی تمام دنیا میں ہوگی تاکہ سب قوموں کے لئے گواہی ہو ۔ اس وقت خاتمہ ہوگا متی ۲۴ : ۱۴ ۔ اس واسطے مسیح خداوند نے صعود فرماتے وقت اپنے حواریوں اور سب ایمانداروں کو یہ حکم دیا ۔ کہ تم تمام دنیا میں جا کر ساری خلق کے سامنے انجیل کی منادی کرو ۔ مرقس ۱۶ : ۱۵ - ۱۶ متی ۲۸ : ۱۹ - ۲۰ اعمال ۱ : ۸ ۔ اس حکم اور ارشاد کے بموجب مبارک صعود کے دن سے آج تک دنیا کی ہر مسیحی جماعت سارے عالم کے ہر طبقہ انسانیت

میں انجیل کی بشارت دینے میں بہمہ تن مصروف اور ہر مناسب اور ممکن وسائل استعمال کرنے میں مستعد ہے ۔ کل انیس سو (۱۹۰۰) سال کے عرصہ میں انجیلی بشارت کی برکت سے مسیحیت نے ابلیس کے سارے مورچوں کو درہم برہم کر دیا ہے ۔ اور شیطان کے قدیم قلعوں میں یسوع ناصری کا راج قائم ہو گیا ہے ۔ اور مسیحیت کا فتحمند جھنڈا ہر ملک اور قوم کے سر پر لہرا رہا ہے ۔ اور شیطان کی تخت گاہ یسوع ناصری کے پاؤں کی چوکی بن گئی ہے ۔ زبور ۱۱۰ : ۱ - ۲ ۔ اور دنیا کے ہر بری اور بحری ممالک میں انجیلی مشنری مورچے باندھے بیٹھے ہیں ۔ اور جن ممالک میں ہنوز انجیلی بشارت کا داخلہ بند ہے ۔ وہاں کی منتخب اقوام میں بھی انجیل کے پاک پیغام سننے کے آثار نظر آ رہے ہیں ۔ اور وقت قریب ہے کہ ان ممالک میں بھی انجیل سنانے کی راہ کھل جائے ۔ اور جو مبشر اُن ممالک کے گرد ڈیرے ڈالے ہوئے ہیں ۔ وہ بھی ایسی آزادی کے دنوں کے منتظر اور مشتاق بیٹھے ہیں کہ کب انجیلی بشارت کیلئے دروازہ کھلے اور جب بشارتی مہم کی فوجیں ان مورچوں پر دھاوا بول دیں ۔ مکاشفہ ۱۴ : ۶ ۔

دنیا کے بعض ممالک اور اقوام ہنوز انجیل کی بشارت سے محروم اور منتظر ہیں اس لئے ہر مسیحی کو ان مورچوں میں کام کرنے کے لئے سر توڑ اور غیر معمولی کوشش کرنی چاہئیے ۔ اور اب وقت آ گیا ہے ۔ کہ ہر مسیحی اس بھاری مہم کیلئے اپنے آپ کو والنٹیر بنا دے ۔ اور جس نے یہ کہا ۔ کہ میں جلد آنے والا ہوں ۔ اس کے ہاتھ میں خدمت کا بھاری اجر اور انعام زندگی کا تاج ہے مکاشفہ ۳ : ۱۱ ۔

پانچواں نشان ۔ دانش اور دولت کی فراوانی :۔ انسانی عقل کا انتہائی ارتقاء اور دنیوی دولت کی کثرت بھی روزِ حشر اور مسیح موعود کی آمد ثانی

سو جس اور خدا کی دھوپ گھڑی کا لازم قرار دیئے گئے ہیں۔ اور آسمانی صحیفوں نے
اس انتہائی ترقی کو آخری وقت کی ایک خاص علامت اور نشان بتایا گیا ہے۔ دانیال
۱۲: ۴ پیشگوئی نوٹ لے دانیال ان باتوں کو بند رکھ۔ اور کتاب پر آخری وقت تک مہر
کر رکھ۔ بہتیرے سراسر ملاحظہ کریں گے اور دانش زیادہ ہوگی۔ زمانہ حال کی ایجادیں اور
نہایت حیرت انگیز کارناموں سے ظاہر من الشمس ہے کہ المسیح کی آمد قریب ہے۔ اور بنی نوع
انسان کا یہ قدم آخری سٹیج میں ہے۔ اور انسانی دانش کا یہ انتہائی قدم انسان کی دوڑ
پر قیامت اور مسیح خداوند کی دوسری آمد کا سگنل ہے۔

موجودہ زمانہ کی دولت اور دانش خود ہی قیامت اور دنیا کے خاتمہ کے آثار پیدا
کر رہی ہیں۔ اقوام عالم کی جنگی تیاریاں اور انسان کی ہلاکت کے ہیبت ناک سامان جو
دولت اور دانش کے طفیل تیار ہوئے ہیں۔ زہریلی گیسیں اور تباہ کن بم اور ہوائی جہاز
اور وائرلیس اور ریڈیو کے ذریعے اقوام دنیا کے حالات پر روشنی محض دولت اور
دانش کے معجزات ہیں۔ اور بنی نوع انسان کی تباہی اور خونخواری کے آثار ہیں۔
تاکہ بادشاہ اور فوجی سردار اور زور آور اور ان کے سوار گھوڑوں سمیت اور سب
آدمی غلام اور آزاد اور چھوٹے بڑے سب ہوا کے پرندوں کی خوراک ہوں۔ مکاشفہ
۱۹: ۱۷، ۱۸۔ اور مکاشفہ ۱۶: ۱۴، ۱۵۔

۷۔ چھٹا نشان۔ دجال کا ظہور۔ سب سے بڑا اور آخری نشان ہمارے
منجی اور مالک مسیح خداوند کی آمد ثانی کا دجال کا ظہور ہے۔ سارے جھوٹے مسیح اور
مثیل مسیح اسی آخری دشمن کے پیش نشان اور دجال کی لام ڈوری ہیں۔ جو

۵۵ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے مفسد گروہ بھی دجال کی آمد کا لازم ہیں جن وجوں

بنی نوع انسان کے بھاری دشمن اور مخالف مسیح کے لئے راہ تیار کر رہے ہیں۔ پاک
نوشتوں کے مطابق وہ دنیا کے آخر میں ظاہر ہوگا۔ اور بڑا فساد اور فتنہ برپا کر کے آخر بنی نوع انسان
کی تباہی اور ہلاکت کا باعث ہوگا۔ وہ گناہ کا شخص اور ہلاکت کا فرزند کہلاتا ہے۔
اور شیطان کی ماہیت کا نقش اور پورا پورا نمونہ ہوگا۔ اور مسیح کی ابنیت کا منکر اور
خود الوہیت کا مدعی ہوگا۔ اور اس کی آمد شیطان کے سلیبے اقتدار اور جھوٹے
نشان اور اچنبھوں اور ہلاک ہونے والوں کے درمیان شرارت کی کمال دغابازی
کے ساتھ ہوگی۔ ۲ تھسلنیکیوں ۲: ۱۰۔ ۱ یوحنا ۲: ۲۲ و ۴: ۳۔ دانیال ۱۱: ۳۶۔
اسے یہودی بھی فریب کھا جائینگے۔ اور اسے قبول کر لیں گے یوحنا ۵: ۴۳۔
جو اپنے وطن میں آ کر ہیکل کو پھر تعمیر کریں گے اس کے ساتھ عہد باندھیں گے مگر وہ موت کا
عہد ہوگا۔ جس کو خدا نے اپنی قوت کے بازو اور قدرت سے توڑ دیگا۔ یسعیاہ ۲۸: ۱۸۔
دجال اس تعمیر ہیکل میں بیٹھ کر الوہیت کا دعوی کرے گا۔ ۲ تھسلنیکیوں ۲: ۴ و
دانیال ۷: ۲۵۔ اور اپنے عجیب کاموں سے دنیا کو حیرت میں ڈالیگا۔ اور اپنے تئیں
بلند کرے گا۔ اور حشمت کے ساتھ دنیا میں حکمران ہوگا۔ اور فتنہ و فساد کا بازار
گرم کریگا۔ اور وہ اپنے زور اور اقبال کے وقت مسیح خداوند کی آمد کی تجلی اور

کو مرزا قادیانی کے وحی کے ناگوار طومار کو پڑھنے کا ناگوار اتفاق ہوا ہے۔ وہ خوب جانتے ہیں
کہ یہ شخص دجالی راج کے پراپیگنڈا کرنے میں اپنے رفیقوں سے بڑھ چڑھ کر اپنے مالک کا
وفادار اور نمک حلال غلام ہے۔ مصنف۔

۵۶ میں اپنے باپ کے نام سے آیا ہوں اور تم مجھے قبول نہیں کرتے۔ اگر کوئی اور اپنے ہی نام سے
آئے۔ تو اُسے قبول کر لو گے۔ یوحنا ۵: ۴۳۔ مصنف

منہ کی پھونک سے ہلاک کیا جائیگا۔ اور اس کا کوئی مددگار نہ ہوگا۔ دانیال ۱۱: ۴۵۔ ۲ تھسلنیکیوں ۲: ۸۔ اور وہ جھوٹے نبی اور ابلیس کے ساتھ ابدی عذاب میں ڈالا جائیگا۔ اور جتنے لوگ اس کے فریب میں آ کر حق سے گمراہ ہونگے وہ بھی اُسکے ساتھ جہنم کی آگ میں جھونکے جائینگے۔ اور ان کے عذاب کا دُھواں ابدالآباد اُٹھتا رہیگا۔ مکاشفہ ۱۴: ۹-۱۱ و ۲۰: ۱۰۔

باب چہارم: تازگی بخش ایام:-

یہ بات سچ ہے کہ موجودہ جہان جہنم کے دُکھ درد اور رنج والم اور تکلیف ومصائب کا گھر ہے۔ اور ہر وقت اور ہر جگہ بدامنی اور بےچینی اور آہ وزاری کی گرم بازاری ہے۔ نہ تو کسی کو خوشی ودولت اور مال کی کثرت پر ہے اور نہ ہی کسی کو مفلسی ومحتاجی گوارا ہے۔ ہر شخص کی اُمیدیں اور مجبوری اور آرزوئیں ناتمام رہتی ہیں۔ کوئی بشر اپنی حالت پر قانع نہیں۔ ہر شخص حرص اور ہوس کا غلام ہے۔ گناہ کے باعث انسان کا اخلاق شیطان کا مذاق بنا ہوا ہے جس نے اور خدا سے اخوت اور الفت کی جڑ کاٹ رکھی ہے۔ ہر آدم زاد مسیح کے خدا کا انکار ہو چکا ہے۔ پھر ایک موت ہے جو انسانی زندگی کی ساری مصیبتوں کا لقا یا ہے یہ دشمن قدرت سے [illegible] کیلئے ایک ہیبتناک بلا اور سیاہ دیو اور بلا کو کی شکل دکھائی دے رہا ہے۔ اس خالق موت نے خویش و اقارب کے دلوں پر غم اور جدائی کا ناقابل برداشت بوجھ ڈال رکھا ہے۔ موت انسان کا بھاری دشمن اور گناہ کا ڈنک ہے۔ دُنیا میں جو موت کا شکار ہوا وہ ہمیشہ کیلئے

سنہ دجال دنیا کے بادشاہوں کے ساتھ مل کے مسیح خداوند سے بھی جنگ کرنے کی جرأت کریگا۔ مگر اس کی قدرت اور جلال کی تاب نہ لا کر اُس کے ہاتھ سے ہلاک کیا جائیگا کیونکہ مسیح بادشاہوں کا بادشاہ اور خداوندوں کا خداوند ہے۔ مکاشفہ ۱۷: ۳-۱۴۔ اور قوموں کو مارنے کیلئے اس کے منہ سے ایک تیز تلوار نکلتی ہے۔ اور وہ لوہے کے عصا سے ان پر حکومت کریگا اور قادر مطلق خدا کے سخت غضب کی مے کے حوض میں انگور روندیگا۔ اور اس کی پوشاک اور ران پر یہ نام لکھا ہوا ہے۔ بادشاہوں کا بادشاہ اور خداوندوں کا خداوند۔ مکاشفہ ۱۹: ۱۵-۱۶۔ مصنف۔

دُنیا کی نظروں سے غائب ہوگیا۔ موت کے بعد اس دُنیا میں انسان کا گھر گور ہے۔ اس ہولناک تنگ اور تاریک گڑھے میں انسان سڑ کر خاک میں مل جاتا ہے۔ واعظ ۳: ۲۰ و ۱۲: ۷۔ اس دُنیا میں انسان کی ساری نسل اسی گور اور راکھ کا شکار ہو چکی ہے۔ اس گور نامراد نے انسان کی خوبصورت ہستی کو بڑی بےرحمی اور بیدردی سے اپنی خوراک بنایا۔ اور پھر بھی اُسکا پیٹ نہیں بھرا۔ امثال ۲۷: ۲۰ و ۳۰: ۱۶۔ انہی وجوہات کے باعث انسان کیلئے یہ جہان سخت عذاب اور جانکنی کا مسکن اور ساری مصیبتوں کا جال بنا ہوا ہے۔ اس جہان میں انسان کو کامل راحت اور آرام اور شادمانی میسر نہیں ہو سکتی۔ اس حیات مستعار کی زندگی میں انسان کو کسی قسم کی خوشی کی آس اور اُمید نہیں ہے۔ یہ حالت اس بات کی مقتضی ہے کہ انسان کی کامل خوشی اور حقیقی آرام کسی بہتر عالم پر منحصر ہے۔ اور اس بہتر عالم کا صحیح تعلق مسیح کی آمدِ ثانی سے ہے چنانچہ لکھا ہے کہ اسکے وعدے کے موافق ہم نئے آسمان اور نئی زمین کا انتظار کرتے ہیں جن میں راستبازی بسی رہیگی۔ ۲ پطرس ۳: ۱۳۔ مگر ہمارا وطن آسمان پر ہے اور ہم ایک منجی یعنی یسوع مسیح کے وہاں سے آنے کے منتظر ہیں۔ وہ اپنی اُس قوت کی تاثیر کے موافق جس سے سب چیزیں اپنے تابع کر سکتا ہے۔ ہماری پست حالی کے بدن کی شکل بدل کر اپنے جلال کے بدن کی صورت پر بنائیگا۔ فلپیوں ۳: ۲۰-۲۱۔ اور مخلوقات بھی فنا کے قبضے سے چھوٹ کر خدا کے فرزندوں کے جلال کی آزادی میں داخل ہو جائیگی۔ رومیوں ۸: ۲۱۔ پس توبہ کرو۔ اور رجوع لاؤ۔ تاکہ تمہارے گناہ مٹائے جائیں اور اس طرح خداوند کے حضور سے تازگی بخش ایام آئیں۔ اور وہ اس مسیح کو جو تمہارے لئے مقرر ہوا ہے یعنی یسوع کو بھیجے۔ اعمال ۳: ۱۹-۲۰۔ اس دن کھوئے ہوئے بنی اسرائیل بھی اپنی گزشتہ حالت سے نجات پائینگے۔ میکاہ ۴: ۴-۵۔ اور شیر اور بکری ایک گھاٹ پر پانی پئیں گے۔ اور جنگ وجدال اور قتل وخون کا نشان مٹ جائیگا۔ شیر کا رُعب اور سانپ کا زہر جاتا رہیگا۔ رنگ کی امتیاز اور زبانوں کی قید ٹوٹ جائے گی۔ یسعیاہ ۱۱: ۴-۹۔

اُس وقت بھیڑیا برّے کے ساتھ رہیگا اور چیتا حلوان کے ساتھ بیٹھیگا اور بچھیا اور شیر
بچہ اور پلا ہوا بیل مل جُل کے رہینگے اور ننھا بچہ اُن کی پیشروی کریگا۔ گائے اور ریچھنی
مل کے چرینگی۔ اور اُن کے بچے مل جل بیٹھینگے۔ اور شیر ببر بیل کی طرح پوال کھائیگا
اور دودھ پیتا بچہ سانپ کے بل کے پاس کھیلیگا۔ اور وہ لڑکا جس کا دودھ چھڑایا گیا ہو
کالے کی بانبی میں ہاتھ ڈالیگا۔ وہ میرے کوہ مقدس کی سب طرف میں نہ کوئی ضرر دینگے
اور نہ توڑ ڈالیں گے جس طرح پانی سے سمندر بھرا ہوا ہے اسی طرح زمین خداوند کے عرفان سے
معمور ہوگی۔ یسعیاہ ۱۱: ۶-۹۔ دیکھ وہ دن آتے ہیں۔ خداوند کہتا ہے کہ میں داؤد کیلئے
صداقت کی ایک شاخ نکالونگا۔ اور ایک بادشاہ بادشاہی کریگا۔ اور اقبال مند ہوگا
اور عدالت اور صداقت زمین پر کریگا۔ اور اُسکے دنوں میں یہوداہ نجات پائیگا۔ اور اسرائیل
سلامتی سے سکونت کریگا۔ اور اُس کا نام یہ رکھا جائیگا۔ خداوند ہماری صداقت
یرمیاہ نبی ۲۳: ۵-۶۔ اس وقت اندھوں کی آنکھیں کھولی جائینگی۔ اور بہروں کے
کان کھولے جائینگے۔ تب لنگڑے ہرن کی مانند چوکڑیاں بھرینگے۔ اور گونگے کی زبان گائیگی۔ کیونکہ
بیابان میں اور دشت میں ندیاں پھوٹ نکلینگی۔ یسعیاہ ۳۵: ۵-۶۔
سب ایمانداروں کی امید اس مبارک دن سے وابستہ ہے۔ اور اسی دن سب
ایمانداروں کو اُن کی محنتوں اور خدمتوں کا اجر اور انعام شاباش کے ساتھ دیا جائیگا
اور وہ مسیح خداوند کے ساتھ ابد تک بادشاہت کریں گے متی ۲۵: ۲۱-۲۳-۳۴۔
اور وہ اُس کے لوگ ہونگے اور خدا آپ اُن کے ساتھ رہیگا۔ اور اُن کا خدا ہوگا۔ اور
وہ اُن کی آنکھوں کے سب آنسو پونچھ دیگا۔ اس کے بعد نہ موت نہ ہوگی۔ اور نہ ماتم
رہیگا۔ نہ آہ و نالہ نہ درد۔ اور سب پہلی چیزیں جاتی رہینگی۔ اور وہ پیاسے کو
آبِ حیات کے چشمے سے مفت پلائیگا۔ مکاشفہ ۲۱: ۳-۶۔

میں جلد آنے والا ہوں۔ آمین۔ اے خداوند یسوع آ!

تمت بالخیر

خادم: پادری یوناتال مقیم امریکن مشن چکوال ضلع جہلم۔ مورخہ ۲۲ مئی سنہ ۱۹۳۷ء